© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصریحات

جمہوری دور کی جمہوری باتیں ہیں ـــــ اب سینما والے بھی ہڑتال کرنے لگے ہیں؛ مطالبات منوانے لگے ہیں ـــــ اسے کہتے ہیں چوری اور سینہ زوری! ـــــ گویا دین وایمان کا ڈاکو، رہزن اور لٹیرا یہ احتجاج کر رہا ہے کہ اس کا شکار اس کی دسترس سے باہر کیوں ہے! ـــــ کیوں نہ ہو، آزادیٔ رائے، آزادیٔ گفتار وعمل اسی کا نام ہے کہ عیاشی اور فحاشی کے فروغ کے لیے بھی مطالبات کیے جا سکیں، اور اگر مطالبات تسلیم نہ ہوں تو ہڑتال کر دی جائے ـــــ اور یہ ہڑتال بھی کیا عجیب چیز ہے کہ ناممکن کو ممکن بنا کر رکھ دیتی ہے ـــــ یہ وہی سینما ہال تو ہیں کہ پوری ملکی تاریخ میں رمضان المبارک کا احترام بھی انہیں بندش پر مجبور نہ کر سکا ـــــ مسجدیں ویران ہو گئیں لیکن ان کی رونقوں میں کوئی فرق نہ آیا ـــــ بہنوں کے سر سے دوپٹے اتر گئے، شرم وحیا جاتی رہی، غیرتوں کے جنازے کب کے اٹھ چکے، لیکن اس افسوسناک صورتِ حال کے سب سے بڑے محرک کو نہ صرف بُری طرح نظر انداز کیا گیا بلکہ اسے "اصلاح" اور "تفریح" کے نام پر زیادہ سے زیادہ شہہ دی جاتی رہی ـــــ جمعہ کا دن انتہائی مبارک ہے، لیکن ہمارے ہاں یہ دن فلموں کی نمائش کے افتتاح کے لیے مخصوص ہے!

ـــــ "ان شاء اللہ" کے دعائیہ الفاظ ہمیشہ ایسے امور، عزائم اور مقاصد کی تکمیل کے لیے بولے جاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی رضامندی اور خوشنودیٔ رسول اللہ کے حامل ہوں، اور جن کے لیے اللہ تعالیٰ کی نصرت وتائید مطلوب ہو، لیکن ہمارے ہاں ان پاکیزہ الفاظ کا اختصاص ایک ایسے فعلِ مردود کے ساتھ ہے جو خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صریحًا نافرمانی سے عبارت ہے ـــــ اور دینی بے حمیتی کی انتہاء دیکھیے یہ آواز اکثر سنائی دے گی کہ مساجد میں خطباتِ جمعہ کے مواقع پر لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ممنوع قرار دیا جائے، لیکن یہ آواز آج تک نہ ابھر سکی کہ ان [illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آغاز جمعہ کے دن سے نہ ہونا چاہیے، یا کم از کم اس مبارک دن میں ہی اللہ تعالیٰ کے غیظ و غضب کو نہ للکارا جاتے ـــــ الغرض نہ جمعۃ المبارک کے مقدس دن کا احترام ہمیں ان سرمستیوں سے باز رہنے پر مجبور کر سکا، نہ ماہِ طیبہ رمضان المبارک کے تقاضے! لیکن ہڑتال نے یہ کرشمہ دکھا دیا ـــــ سمجھ میں نہیں آتا کہ ہمیں اس دورِ جمہوریت کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ جس کے ایک جمہوری حق نے ہمیں اٹھارہ بیس روز تک اس لعنت سے بچائے رکھا، یا ہم ایسی جمہوریت کو ہی خیر باد کہہ دیں کہ آخر اس لعنت کو ہمارے سروں پر مسلط بھی تو اسی نے کیا ہے ـــــ تاہم ایک بات سمجھ میں آتی ہے کہ اس ہڑتال کا مقصد یہ قطعاً نہیں تھا کہ سینما ہالوں میں یہ طوفان ہائے بدتمیزی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہیں، لہٰذا یہ سلسلہ بند ہونا چاہیے ـــــ ہاں واقفانِ حال یہ بات ضرور جانتے ہیں کہ اس ہڑتال کا مقصد ان لغویات و خرافات کو مزید راہ دینا اور اس کے لیے زیادہ سے زیادہ سہولتیں حاصل کرنا تھا!

اور سینما ہال اگر چند دنوں کے لیے بند رہے ہیں تو اس دوران قیامتیں نہیں ٹوٹ پڑیں، نہ آسمان گرا ہے نہ زمین زلزلوں کی زد میں آئی ہے اور نہ نظامِ کائنات ہی درہم برہم ہوا ہے ـــــ پاکستان بھی بحمد اللہ سطحِ ارضی پر حسبِ حال قائم ہے، خدانخواستہ اس کی بنیادوں میں کوئی شگاف بھی نہیں پڑا ـــــ رہی معیشت کہ اسی کی تباہی کے خطرہ کے پیشِ نظر اس لعنت سے آج تک چھٹکارا حاصل نہیں کیا جا سکا، تو یہ تفریحی ٹیکسوں کی معاونت کے باوجود بھی کہاں تک مستحکم ہے؟ ـــــ ملکِ عزیز آج بھی اربوں روپے کا مقروض ہے ـــــ اور ان چند دنوں میں حکومت کی آمدنی (آمدنی کی مدات میں ایک مد کی کمی کی وجہ سے) جس حد تک متاثر ہوئی ہے، اسے بھی بالآخر برداشت کر ہی لیا گیا ہے ـــــ پھر اگر ہڑتالی مطالبات میں اتنی طاقت ہے کہ اس بناء پر ملکی معیشت متاثر ہو تو ہو، کہ جب تک یہ تسلیم نہ ہوں، سینما ہال بند ہی رہیں گے تو اس کمی کو رضاء الٰہی کے لیے کیوں برداشت نہیں کیا جا سکتا؟ ـــــ آہ! مسلمان کس قدر خود فریبی کا شکار ہو چکا ہے، یہ تسلیم کرنے کے باوجود کہ ناجائز کمائی میں برکت نہیں ہوتی، اس پر ایمان لانے کے لیے تیار نہیں! ـــــ یہ جانتے ہوئے بھی کہ: ـــــ

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا (الآیۃ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہ "جس نے ہماری یاد کو بھلا دیا، ہم اس کی معیشت کو تنگ کر دیں گے!"

ـــــــ وہ اپنی معیشت کو مستحکم بنانے کے لیے ان ذرائع کا سہارا لینا چاہتا اور لیتا ہے جو یادِ خدا تو کیا، تصورِ خدا کو ہی ذہنوں سے کھرچ سکتے ہیں!

سینما ہال بہر حال بند رہے، وجہ خواہ کوئی بھی تھی، ـــــــ ایک غلط ذہن کے مطابق ملکی معیشت کی تباہی کا خطرہ تو لاحق ہو ہی چکا تھا، کیا ہی بہتر ہوتا، اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تفریحی ٹیکسوں کی اس ناجائز آمدنی پر انحصار کرنے کی بجائے خدائے غفور و رحیم کی رحمت کا سہارا لے لیا جاتا ـــــــ یہ اگر خوش قسمتی سے خود ہی بند ہو گئے تھے تو انہیں بند ہی رہنے دیا جاتا ـــــــ آخر آزما لینے میں کیا حرج تھا؟ ـــــــ لیکن قلق تو یہی ہے کہ جس کتاب اللہ پر ہمارا ایمان دنیوی و اخروی نجات کے لیے شرط ہے، ہم اس کے احکامات کو، اپنے دنیوی فائدہ کے لیے ہی سہی، آزما دیکھنے کے بھی روادار نہیں ہیں ـــــــ ان حالات میں اگر فوز و فلاح، استحکامِ ملکی اور خیر کی توقع کی جا رہی ہے تو یہ ایک بھیانک فریب نہیں تو اور کیا ہے؟

ـــــــ ہم دو ٹوک الفاظ میں یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اے اہلِ وطن، تم نے اس لعنتِ بد سے چھٹکارا حاصل کر لینے کا ایک بہترین موقع ضائع کر دیا ہے، نفاذِ اسلام کے سلسلہ میں، اگر اس قباحت سے نجات حاصل کرنے کو بھی ایک کڑی قرار دے دیا جاتا تو خدائے عظیم کی بے پایاں رحمتیں تمہارے شاملِ حال ہو جاتیں ـــــــ پھر تم دیکھتے کہ غیب سے وہ سامان فراہم ہوتے، جن کی بدولت تم دنیوی اور اخروی سعادتوں سے مالا مال ہو جاتے ـــــــ لیکن یہ موقع ضائع کر کے تم نے وہ سب کچھ کھو دیا ہے، جس کی محرومی کا تم آج تصور تک نہیں کر سکتے۔ ہاں اس محرومی سے بچنے کا ایک ہی ذریعہ ممکن ہے کہ پہلے یہ سینما ہال چند انتہائی نامعقول مطالبات کی بناء پر بند ہوئے تھے، تم اب انہیں خدا تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لیے بند کر دو ـــــــ ان کا بائیکاٹ کر دو ـــــــ پھر دیکھو کہ اس کے نتائج کس قدر خوشگوار نکلتے اور اللہ رب العزت کی رحمت کی گھٹائیں کس طرح، کھل کر، رم جھم برستی ہیں ـــــــ یہ ہمارا یقین ہے، ایمان ہے ـــــــ اس ایمان و یقین سے محرومی ہم سب سے بڑی بدنصیبی اور اس سعادت سے سعادت مند ہونا ہم سب سے بڑی سعادت سمجھتے ہیں، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ـــــــ نہ صرف اپنے لیے بلکہ ہر مسلمان کے لیے ـــــــ اور یہ اس لیے اے اہلِ وطن! کہ روزِ جزا کا وہ منظر قرآنِ کریم کے آئینہ میں آج بھی ہماری نظروں کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سامنے ہے، جب آہیں سسکیوں میں اور سسکیاں کراہوں میں تبدیل ہو جائیں گی،

"وقالوا لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر"!

(جب کچھ لوگ حسرت ویاس سے یہ) کہیں گے کہ اگر ہم بات سن لیتے اور عقل سے کام لیتے تو آج ہمارا شمار جہنمیوں میں نہ ہوتا؟

اعاذنا اللہ منہ ــــ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس روز کے مصائب سے محفوظ رکھے! ــ آمین!

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

(اکرام اللہ ساجد)

(بقیہ استفتاء صہ ۹ سے آگے

سے باہم مناکحت پر راضی ہوں!"

المختصر یہ کہ چونکہ صورتِ مسئولہ میں مطلقہ حاملہ تھی اور رجوع وضع حمل سے پہلے ہوا ہے لہٰذا یہ رجوع شرعاً صحیح اور درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم وحکمہ احکم۔

© rasailojaraid.com